روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 4 جولائی 2013ء 24 شعبان 1434 ہجری 4 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 151

ایثار کی برکت

ہوئی طے آدم و حوا کی منزل انس و قربت سے
مگر ابلیس اندھا تھا کہ چمٹا حق کی لعنت سے
خدا کا قرب پائے گا نہ راحت سے نہ غفلت سے
یہ درجہ گر ملے گا تو فقط ایثار و محنت سے

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے رزق دیا اسی کثرت سے آپ نے اسے بے دریغ اس کی راہ میں خرچ کیا۔ آپ نے بہت سے بچے تعلیم کی خاطر قادیان میں حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک سے خلافت ثانیہ تک بھجوائے۔ جس پر آپ نے نصف لاکھ کے قریب روپیہ خرچ کیا۔ چنانچہ اس امر کا ذکر کہ آپ ہزار ہا روپیہ ذاتی طور پر خرچ کر کے نادار طلباء اور عزیز و اقارب کے بچوں کو قادیان میں تعلیم دلاتے ہیں اور یادگیر کی صدہا احمدی افراد کی جماعت کے ساتھ دامے درمے سخنے کام آتے ہیں مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے مرحوم کی وصیت کی تصدیق میں تحریر کیا ہے۔ عبدالکریم صاحب کو جن کے متعلق سگ دیوانہ والا نشان ظاہر ہوا آپ ہی نے حضرت اقدس کے زمانہ میں تعلیم کے لئے اپنے خرچ پر قادیان بھیجا تھا۔ وہ آپ کی نسبتی بہن کے بیٹے تھے۔ اسی طرح آپ نے یادگیر میں ایک مدرسہ احمدیہ قائم کیا تھا جس کے جملہ اخراجات قریباً بارہ ہزار روپے سالانہ آپ برداشت کرتے تھے۔ اس مدرسہ میں غریب طالب علم بکثرت داخل تھے۔ فیس کسی طالب علم سے نہیں لی جاتی تھی۔ بلکہ ان کے جملہ اخراجات تعلیم اور ناداروں کے لباس کے اخراجات بھی آپ کے ذمہ تھے۔ اس طرح یہ غریب لوگ جو کسی صورت میں بھی اپنی غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے تھے۔ تعلیم پاتے تھے۔ وہاں سرکاری نصاب کے علاوہ دینی تعلیم قرآن مجید، حدیث شریف، فقہ اور کتب سلسلہ احمدیہ بھی نصاب میں شامل تھیں۔ بچوں کے اخلاق کی کڑی نگرانی ہوتی تھی اور دینی ماحول میں ان کی پرورش ہوتی تھی۔ اس مدرسہ کی نفری ایک وقت سات صد طالب علموں اور آٹھ اساتذہ تک پہنچ گئی تھی ...... سیٹھ صاحب نے بچیوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ احمدیہ اناث بھی جاری کیا تھا۔ اس میں ابتداء میں آپ کی صاحبزادی محترمہ زہرہ بی صاحبہ تعلیم دیتی رہیں۔ پھر اور استانیاں بھی رکھ لی گئی تھیں۔ ایک وقت طالبات کی تعداد ستر تک پہنچ گئی تھی۔ مدرسہ کے دیگر جملہ اخراجات اور تمام طالبات کے تعلیمی اخراجات کے علاوہ ان میں سے پچاس نادار بچیوں کے جملہ اخراجات آپ کے ذمہ تھے دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی تھی اور بچیوں کی نمازوں اور اخلاق کی سخت نگرانی کی جاتی تھی۔ یہ مدرسہ جو بعد میں سرکاری طور پر منظور ہو گیا تھا۔ دس سال تک جاری رہا۔

سیٹھ صاحب نے یادگیر میں ایک احمدیہ لائبریری بھی قائم کی تھی۔ جس میں مختلف علوم حدیث، فقہ سیرۃ و سوانح، تاریخ، سلسلہ احمدیہ، مناظرہ، مذاہب مختلفہ وغیرہ کی چار ہزار کتابیں رکھی گئی تھیں اور سلسلہ کے اخبارات کے علاوہ جاذبیت پیدا کرنے کے لئے دہلی، حیدرآباد وغیرہ کے اور اخبارات بھی منگوائے جاتے تھے۔ ممبران میں سے جو چاہتے ان کے مکانوں پر بھی کتب پہنچانے کا انتظام تھا۔ تعلقہ یادگیر میں یہ نرالی قسم کی لائبریری ہے۔ سیٹھ صاحب اس پر تین ہزار روپیہ سالانہ صرف کرتے تھے اور اب بھی آپ کے ورثاء اس کے اخراجات کے ذمہ دار ہیں۔ دس گھنٹے روزانہ کھلتی ہے اور دن بدن ترقی پر ہے۔ سالانہ سات ہزار اشخاص اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ غیر مذاہب والوں کو وہاں مذہبی تحقیقات کا بھی موقع ملتا ہے۔ اس لائبریری کے قیام میں مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے بھی کافی مدد دی تھی۔

(رفقاء احمد جلد اول ص 231,229)

اللہ کی نعمت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ہم پر فضل اور احسان ہے کہ ایم ٹی اے جیسی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور اس شکر کے ساتھ بے اختیار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لئے بھی دعا نکلتی ہے جنہوں نے اس نعمت کو ہم تک پہنچانے کے لئے بے انتہا کوشش کی اور اس کو کامیاب کیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس محبت کے جذبے کو جو خدا، رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے جماعت کو خلافت سے ہے ہمیشہ قائم رکھے اور اس میں اضافہ کرتا چلا جائے، اس میں کبھی کمی نہ آئے''۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 205)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت اکاؤنٹنٹ

نظارت زراعت کے زرعی فارم احمد آباد سٹیٹ سندھ کیلئے ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ حساب کتاب میں مہارت رکھنے والے خاص طور پر کھاتہ جات کو مینٹین رکھنے کے ماہر اور خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کے خواہشمند احباب ناظر صاحب زراعت کے نام درخواست لکھ کر صدر جماعت/ امیر جماعت سے تصدیق کروا کر نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ معقول تنخواہ اور رہائش وغیرہ دی جائے گی۔ برائے رابطہ:

فون نمبر: 047-6213635

عطاء الباسط: 0333-6716765

(نظارت زراعت ربوہ)

1

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

لندن سے روانگی اور فرانس، بیلجیئم سے ہوتے ہوئے بیت السبوح فرینکفرٹ میں حضور انور کا استقبال

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

22 جون 2013ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی (Germany) کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے پروگرام کے مطابق صبح دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین بیت الفضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا کو (جو ان دنوں لندن میں مقیم ہیں) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یاد فرمایا۔ وہاب آدم صاحب نے حاضر ہو کر شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

لندن سے روانگی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد تین گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover بندرگاہ انگلستان کی مشہور بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

Dover کی طرف جاتے ہوئے، Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel آتی ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ قافلہ کے سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے، مکرم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف و مینیجنگ ڈائریکٹر MTA انٹرنیشنل، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص، عمران ظفر صاحب (خدام الاحمدیہ) اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ پینتیس منٹ کے سفر کے بعد چینل ٹنل Channel Tunnel پہنچے۔ لندن سے روانہ ہونے کے بعد اس ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی میں آگے بیٹھے اور ڈاک پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

چینل ٹنل سے قریباً ایک کلومیٹر پہلے ایک پارکنگ ایریا میں رک کر یہ ڈاک مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) کے سپرد کی اور یہیں سے قافلہ کے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

بعد ازاں امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لے آئے۔

سگنل کی فنی خرابی کے باعث تمام ٹرینیں اپنے وقت سے قریباً ایک گھنٹہ کی تاخیر کے ساتھ روانہ ہو رہی تھیں۔ بارہ بجکر پچاس منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر بورڈ (Board) کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں دوسری منزل پر Board ہوئیں۔

ٹرین ایک بجکر پندرہ منٹ پر، 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ (Tunnel) کی کل لمبائی قریباً 31 میل ہے اور اس 31 میل لمبی سرنگ میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

فرانس میں آمد

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق دو بجکر پینتالیس منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچے۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

ٹرین کے رکنے کے بعد قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹر وے پر سفر شروع ہوا۔

بیلجیئم میں آمد

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے قریباً 154 کلومیٹر کے فاصلہ پر بیلجیئم میں برسلز سے قبل Wettern نامی قصبہ میں موٹر وے کے اوپر واقع ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا اور پروگرام کے مطابق اسی جگہ ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ جماعت جرمنی کی دو گاڑیاں قافلہ کو Escort کرنے کے لئے Calais بھی پہنچی ہوئی تھیں۔ جونہی قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر نکل کر موٹر وے پر آئیں تو چند کلومیٹر بعد ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں موجود ان گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔ 35 کلومیٹر کا سفر فرانس کی حدود میں طے کرنے کے بعد بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیئم میں داخل ہوئے اور مزید 119 کلومیٹر طے کرنے کے بعد سوا چار بجے Wettern نامی قصبہ میں موٹر وے پر واقع ریسٹورنٹ میں پہنچے۔

جہاں مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم یحیٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم فیضان احمد صاحب انچارج حفاظت خاص اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

فرینکفرٹ کے لئے روانگی

بعد ازاں چار بجکر پینتیس منٹ پر اس ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں جو نماز کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد ساڑھے پانچ بجے یہاں سے فرینکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانگی ہوئی اور ملک بیلجیئم میں سے مزید 189 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے اور جرمنی میں مزید 265 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

بیت السبوح میں استقبال

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ اور جرمنی کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُر جوش استقبال کیا۔ بچیاں اور بچے ایک ہی رنگ کے لباس میں ملبوس، مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب پُر جوش نعرے بھی بلند کر رہے تھے۔

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ ونائب امیر جرمنی اور مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بیت السبوح کا یہ بیرونی احاطہ دعائیہ نظموں، خیر مقدمی کلمات اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہا تھا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ Bornheim، Eschersheim، Ginnheim، Goldstein، Griesheim، Nied، Hochst، Bad Hamburg، Friedberg، Offenbach، Darmstadt، Grob، Gerau، Riedstadt، Wiesbaden اور Niedernhausen کی جماعتوں سے بھی

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سوال وجواب خطبہ جمعہ

17 مئی 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بیت الرحمٰن وینکوور کینیڈا میں ارشاد فرمایا۔

س: خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

ج: سورۃ توبہ آیت نمبر 18

س: اس آیت میں کیا مضمون بیان ہوا ہے؟

ج: (بیوت الذکر) تو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

س: حضور انور نے بیت کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

ج: (بیت الذکر) کی ایک اپنی اہمیت ہے (بیت الذکر) کے میناروں اور گنبد اور عمارت کا ایک الگ اثر ہے افراد جماعت پر بھی اور اردگرد کے ماحول پر بھی اور غیروں پر بھی (دین) کے تعارف کے لئے نئے راستے کھلتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے لئے نئے رابطے پیدا ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے (بیوت الذکر) کی تعمیر کی طرف بہت توجہ دلائی ہے اس طرح جہاں جماعت کی اکائی قائم ہوگی وہاں (دعوت الی اللہ) میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔

س: بیت کی تعمیر کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ چاہے غریبانہ سی چھوٹی سی (بیت) ہو لیکن ایک (بیت) بنانا ضروری ہے۔

س: بیت کی تعمیر میں کونسا بنیادی اصول مدنظر رکھنا چاہیے؟

ج: اب بعض جماعتوں کی طرف سے (بیوت الذکر) کا مطالبہ بڑھ رہا ہے اور بعضوں کے وسائل پورے نہیں اور مرکزی طور پر فنڈ مہیا کئے جاتے ہیں تو خیال ہو سکتا ہے کہ چھوٹی (بیوت الذکر) ہوں تو اس رقم میں زیادہ (بیوت الذکر) بن سکتی ہیں لیکن ایک بنیادی اصول اپنے مدنظر رکھیں تو شاید یہ سوال نہ ابھرے وہ یہ کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

س: خدا تعالیٰ جو دعوت الی اللہ کے راستے کھول رہا ہے وہ ہم سے کیا تقاضا کرتے ہیں نیز اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کا الہام بیان کریں؟

ج: خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جو دعوت الی اللہ کے راستے کھول رہا ہے وہ بھی ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہماری جگہیں بھی وسیع ہونی چاہئیں پھر جگہوں میں وسعت حضرت مسیح موعود کے الہام کے تحت بھی ہوا الہام ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ وسّع مکانک کہ تو اپنے مکان کو وسعت دے مکانوں کی وسعت صرف گھروں میں مہمان ٹھہرانے کے لئے نہیں ہے لوگوں کے آنے کی وجہ سے جلسہ کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ (بیوت الذکر) کی وسعت کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔

س: دین حق کی نشاۃ ثانیہ کن کے ذریعے سے ہوئی؟

ج: یقیناً اس میں شک کی کوئی بات نہیں کہ (دین) کی نشاۃ ثانیہ حضرت مسیح موعود کے ذریعے ہوئی۔

س: بیوت کس مقصد کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں؟

ج: تا خدائے واحد کی عبادت کے لئے لوگ جمع ہوں۔

س: مارچ 2013ء کے آخر میں حضور انور نے کس بیت الذکر کا افتتاح کیا اور اس کے کیا اثرات مترتب ہو رہے ہیں؟

ج: گزشتہ ماہ میں نے ویلنسیا کی (بیت الذکر) کا افتتاح کیا تھا بلکہ مارچ کے آخر میں، تو اب جو رپورٹس آ رہی ہیں اس کے مطابق جہاں غیروں کو اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے (دین) کے بارے میں وہ لوگ جان رہے ہیں غیر از جماعت مسلمان بھی نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور جماعت کا تعارف حاصل کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ نہیں میں سے سعید فطرت لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا۔

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذمہ کون سے کام لگائے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود کے ذمہ جو اللہ تعالیٰ نے کام لگائے ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ (دین) کی تعلیم دی جائے اس (دین) پر جمع کیا جائے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لائے تھے اس شریعت کو لاگو کیا جائے جو آپ پر اتری۔

س: اعرابی کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ لوگ جو بظاہر تعلیم و تمدن سے محروم ہیں یا کم درجہ کے ہیں اس وجہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ان کی ترقی نہیں ہوئی۔

س: اعرابی کیا دعویٰ کرتے ہیں؟

ج: ہم ایمان لے آئے ہیں۔

س: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اعرابیوں کو مخاطب کر کے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بتایا کہ ان کو بتا دیں کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہو کہ ہم نے ظاہری فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔

س: ایک مومن کو کن بنیادی صفات کا حامل ہونا چاہئے؟

ج: 1۔ ایمان میں ترقی۔
2۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق۔
3۔ اس کی عبادت کی طرف توجہ۔
4۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا اور قربانی دینا۔
5۔ اس کے احکامات پر عمل کرنا۔

☆ مومن وہ لوگ ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں محو رہنے والے مومن ہیں۔

س: تقویٰ کی باریک راہوں کو بیان کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کی باریک راہوں کی تعریف فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنا اور اس کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنا۔

س: نمازوں میں توجہ کب ہوگی؟

ج: اپنے جسم کے ہر عضو کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا تابع کرنا اور ان اعضاء کو غلط کاموں سے بچانا اور اپنی سوچوں کو پاک رکھنا۔

س: نماز میں توجہ کب قائم نہیں رہتی؟

ج: اگر تمہاری سوچوں کا محور صرف دنیا اور دنیا کے لذات ہیں تو اس وقت نماز میں توجہ قائم نہیں رہتی۔

س: حضور انور نے حدیث کے حوالہ سے مومن کی ایک نشانی کیا بیان فرمائی ہے؟

ج: ایک مومن کا دل ایک نماز سے دوسری نماز تک مسجد میں اٹکا رہتا ہے وہ اس انتظار میں ہوتا ہے کہ اگلی نماز کا وقت ہو تو مسجد میں جاؤں۔

س: حضرت مسیح موعود نے کن امور کو قابل مواخذہ بیان فرمایا ہے؟

ج: جو اپنے کاموں کو جو اس کے ذمہ ہیں ان کا حق ادا نہیں کرتا وہ قابل مواخذہ ہے چاہے وہ تجارت ہو چاہے وہ ملازمت ہو چاہے وہ کھیتی باڑی ہو۔ ان کاموں کے دوران خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا اور یہ کہ دنیاوی کام خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق بجا لا رہا ہوں۔

س: صحابہ کے نمونے ہمیں کیا بتاتے ہیں؟

ج: اگر تم صحابہ کے نمونوں پر چلو گے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو سامنے رکھتے ہوئے کاروباری زندگی سرانجام دو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا شمار کرے گا۔

س: حضور انور نے اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی کن دو باتوں کا ذکر فرمایا؟

ج: سستی۔ کسل۔ یہ اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی باتیں ہیں۔ پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کی بنیادی وجہ بھی سستی اور لاپرواہی ہے یہ سستی اور غفلت آہستہ آہستہ دین سے دور لے جاتی ہیں اور اس سستی کی وجہ سے انسان میں آخرت اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا بھی خوف نہیں رہتا۔

س: احمدی کی مالی قربانی کا معیار کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی (بیوت الذکر) آباد کرنے والے جہاں نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرتے ہیں پانچ وقت (بیوت) میں آتے ہیں اس کا حق ادا کرتے ہیں وہاں مالی قربانیاں کرنے والے بھی ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالی قربانی کے لحاظ سے غیر معمولی قربانی کرنے والی ہے کم از کم ایک طبقہ ایسا ہے جو غیر معمولی قربانی کرنے والا ہے اس (بیت) کی تعمیر میں بھی کئی افراد ایسے ہیں جنہوں نے لاکھ بلکہ لاکھوں ڈالر تک کی قربانی دی ہے (بیوت الذکر) کے لئے تو بعض غیر احمدی مسلمان بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دے لیتے ہیں لیکن احمدی کی انفرادیت یہ ہے کہ وہ مستقل چندوں کی ادائیگی بھی کرتے ہیں اور پھر تحریکات میں بھی اپنا حصہ ڈالتے ہیں اس لحاظ سے ان کی قربانیاں بہت اہمیت رکھتی ہیں خاص طور پر آج کل کے مادی دور میں اور معاشی حالات میں، اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال اور نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

س: انسان بیت الذکر کے حقوق ادا کرنے والا کب بن سکتا ہے؟

ج: مومن سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ”محبت کی انتہا عبادت ہے۔“ اس لئے محبت کا لفظ خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے خاص ہے۔

س: عبادت کے دو حصوں کو بیان کریں؟

ج: 1۔ انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے جو ڈرنے کا حق ہے خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے خوف سے دل پگھلتا ہے۔ اس کے آگے انسان سجدہ ریز ہوتا ہے اس طرح انسان صحیح عابد بننے کی کوشش کرتا ہے۔

2۔ انسان کی ساری محبت کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب خدا تعالیٰ کو ہی قرار دے۔

3۔ جس قدر انسان خوف خدا میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جائے گی۔

س: حضور انور نے خوف اور محبت کو کن

عبادتوں کے اظہار کے لئے بیان فرمایا ہے؟

ج: خوف خدا کے لئے نمازیں ہیں اور محبت کے اظہار کے لئے اس کی عبادت ہے۔

س: حضور انور نے بیوت کی تعمیر کے موقع پر ہمیں اپنے طور پر کن باتوں کے جائزے لینے کا ارشاد فرمایا؟

ج:1۔ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کے دعویٰ میں پورا اترنے والے ہیں۔

2۔ کس حد تک ہم آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں۔

س: عبادت کا حق کیسے ادا ہوسکتا ہے؟

ج: عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔

س: مومن کو ایمان اور تقویٰ میں کیا چیز بڑھاتی ہے؟

ج: بیوت الذکر میں آنا اور نمازیں پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ان کو تقویٰ اور ایمان میں بڑھاتا رہے گا اور ان کے تقویٰ کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں گے۔

س: حقیقی (مومن) کی خوبیاں بیان کریں؟

ج:1۔ بدی سے رکنے والا 2۔ نیکی کی تلقین کرنے والا 3۔ اور اپنے قول وفعل میں ایک جیسا ہو۔

س: ہمارا اولین فرض اور پہلی ضرورت کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت اور عہدیداروں کو کس امر کی طرف توجہ دلائی؟

ج: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لوگوں سے نرمی اور ملائمت سے بات کریں اس کا سب سے پہلا اظہار ہمارا آپس میں ہونا چاہئے اور خاص طور پر عہدیداران کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

بعض عہدیدار اپنے زعم میں اپنے آپ کو نیکی کے اعلیٰ معیار پر سمجھتے ہیں اور اس طرح سے باتیں کرتے ہیں جو دوسروں کو جذباتی تکلیف پہنچانے کا باعث ہوتے ہیں اور ان باتوں سے لوگ بیوت کو آباد کرنے کی بجائے ویران کرنے کا باعث بن رہے ہوتے ہیں پس خیر امۃ کے لئے سب سے پہلے اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔

س: احمدی کے کام کس لئے ہوتے ہیں؟

ج: احمدی کا ہر کام دوسروں کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔

س: اس بیت الذکر کی تعمیر سے ہونے والے رابطوں کے بارہ میں حضور انور نے کیا ہدایت فرمائی؟

ج: اپنے قول وفعل سے ان رابطوں کو (دین) کی خوبصورت تعلیم کا گرویدہ بنالیں۔

س: احمدیوں کا آپس میں پیار اور محبت کیوں ضروری ہے؟

ج: دعوت الی اللہ، جماعت کی مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

س: بیت کی تعمیر کے حوالہ سے حضور انور کے دعائیہ کلمات درج کریں؟

ج: اللہ تعالیٰ کرے کہ اس (بیت الذکر) کے بننے سے جماعت اندرونی طور پر بھی مضبوط ہو، اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والی ہو، (بیوت الذکر) کو آباد کرنے والی ہو، ہم میں سے ہر ایک کا دل اس طرح (بیت الذکر) میں اٹکا رہے جس طرح آنحضرت ﷺ نے ایک مومن سے توقع فرمائی ہے یہ (بیت الذکر) خدا تعالیٰ کی رحمانیت کو سمیٹنے والی ہو اس کا اظہار یہاں آنے والے ہر شخص پر ہو اور (دعوت الی اللہ) کے بھی نئے دروازے اس (بیت الذکر) کے بننے سے کھلتے چلے جائیں۔

س: جس بیت کا حضور انور نے افتتاح فرمایا اس کی تعمیر کا کس نے اور کب اعلان فرمایا تھا؟

ج: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1997ء میں اعلان فرمایا تھا اور بیت الرحمٰن نام بھی رکھا تھا۔

س: اس بیت کے مختصر کوائف بیان کریں؟

ج: اس کا کل رقبہ تقریباً پونے چار ایکڑ ہے مسقّف حصہ (covered area) بیت کا 33400 مربع فٹ ہے دو منزلیں ہیں، گنبد کی اونچائی 47 فٹ ہے، مینار کی اونچائی 76 فٹ ہے مردوں اور عورتوں کا ہال ملا ہوا ہے اور اس کا ایریا 6800 مربع فٹ ہے جس میں 1050 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ ملٹی پرپز ہال بھی ہیں جس میں 1132 افراد کی گنجائش ہے وسیع پارکنگ کی جگہ ہے، لائبریری اور دعوت الیٰ کا سنٹر بھی ہے چار کلاس رومز اور دفاتر ہیں بورڈ روم ہے جہاں خوبصورت کیلی گرافی ہوئی ہے۔ مشن ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس ہے۔

س: اس بیت الذکر کی تعمیر پر کتنا خرچ آیا؟

ج: ساڑھے آٹھ ملین ڈالر

س: اس بیت الذکر میں کتنے نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ج: دو ہزار

س: خطبہ کے آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا کونسا حوالہ پڑھ کر سنایا؟

ج: (بیوت) کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ورنہ یہ سب (بیوت) ویران پڑی ہوئی ہیں رسول کریم کی مسجد چھوٹی سی تھی کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا (بیت) کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے آنحضرت کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔

(ملفوظات جلد4 ص491)

جماعت کی اپنی (بیت) ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی (بیت) میں باجماعت نماز ادا کیا کریں جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد4 ص93)

س: حضور انور نے جہاں یہ خطبہ ارشاد فرمایا وہاں مسلمانوں کی تعداد کیا بیان فرمائی ہے؟

ج: اس ملک میں بھی اور اس شہر میں بھی لاکھوں ہزاروں مسلمان رہتے ہیں یقیناً یہ بیت الذکر ان کی توجہ کھینچنے والی ہوگی۔

س: دعوت الی اللہ کے لئے کس قسم کی تیاری کی ضرورت ہے؟

ج: دعوت الی اللہ کے لئے ظاہر ہے جب اپنے آپ کو تیار کریں گے، جہاں علمی لحاظ سے تیار کریں گے۔ وہاں اپنے اخلاق کو بھی اعلیٰ معیاروں تک پہنچانے کی کوشش کریں اور کرنی چاہئے ورنہ قول وفعل میں تضاد کی وجہ سے آپ کے قریب بھی کوئی نہیں آئے گا۔

سچا طریق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''بہت سے لوگ ہیں جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے ان کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں یا خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں، لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا۔ وہ محض فضول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہم کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہوسکتا ہے۔ جن پر نبوّت کے بھی سارے کمالات ختم ہوگئے۔ آپ نے جو راہ اختیار کی وہ بہت ہی صحیح اور اقرب ہے۔ اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ ایجاد کرنا، خواہ وہ بظاہر کتنی ہی خوش کن معلوم ہوتی ہو۔ میری رائے میں ہلاکت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سچی اتباع سے خدا ملتا ہے اور آپ کی اتباع کو چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکریں مارتا رہے، گوہر مقصود اس کے ہاتھ نہیں آسکتا؛ چنانچہ سعدی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کی ضرورت بدیں الفاظ بتاتا ہے:

بزہد و ورع و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفٰے

آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی راہ کو ہرگز نہ چھوڑو۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں نے قسم قسم کے وظیفے تیار کر لئے ہیں۔ الٹے سیدھے لٹکتے ہیں اور جوگیوں کی طرح راہبانہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں، لیکن یہ سب بے فائدہ ہیں۔ انبیاء کی یہ سنت نہیں کہ وہ الٹے سیدھے لٹکتے رہیں یا نفی اثبات کے ذکر کریں اور ارہ کے ذکر کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اسی لئے اسوہ حسنہ فرمایا لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب:22) آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نقش قدم پر چلو اور ایک ذرہ بھر بھی ادھر یا ادھر ہونے کی کوشش نہ کرو۔''

''حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا، وہ مطہر نہیں ہوسکتا۔ نابکار دنیا دار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ یہ ہی ایک بیہودہ گوئی ہے۔ اگر سچ سے گزارہ نہیں ہو سکتا، تو پھر جھوٹ سے ہرگز گزارا نہیں ہوسکتا۔ افسوس کہ یہ بد بخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارہ نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست ہی کو سمجھتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے۔ ہمارے جسم میں کیا کیا قویٰ ہیں، لیکن کیا ہم اپنی طاقت سے ان سے کام لے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے، بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قوی کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لیے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے، جو لوگ خداداد قوی سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں۔''

مرتبہ: مکرم عامر احمد خان صاحب طارق وکالت مال اول

تحریک جدید کے تحت سادہ زندگی کا مطالبہ

سادگی اختیار کرکے ہی دین کی خاطر قربانی کی جاسکتی ہے

حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے آغاز پر جماعت کے سامنے جو انقلاب انگیز مطالبات پیش کیے تھے، اُن میں سے ایک مطالبہ سادہ زندگی کے بارہ میں تھا۔حضرت مصلح موعوداور آپ کے بعد آنے والے خلفاء کے مختلف ارشادات، مختلف عنوانات کی نیچے پیش کیے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

سادہ زندگی کا تعلق معاشیات سے

”دوسرا پہلو اس مطالبہ کا اقتصادی تھا۔اس میں میرے مدنظر یہ بات تھی کہ اگر جماعت بغیر بچت کرنے کے چندوں میں زیادتی کرتی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کمزور ہوتی جائے گی۔ حتی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی قربانی کرنے کی طاقت ہی نہ رہے گی۔اس لئے میں نے سوچا کہ ان میں کفایت شعاری کا مادہ پیدا ہو اور جب کفایت کی عادت ہوگی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے اخراجات میں کمی کر کے چندے دیں گے اور چندوں کے لئے ان کو قرض لینے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ جب یہ روح ان میں پیدا ہوگی تو وہ کچھ نہ کچھ پس انداز بھی کریں گے۔ امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا مگر افسوس ہے کہ دوستوں نے اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص633)

”سادہ زندگی کا مطالبہ نہایت اہم ہے۔ مذہبی سیاسی لحاظ سے بھی اور اقتصادی لحاظ سے بھی۔اس لئے میں دوستوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کی اہمیت پر غور کریں امیر بھی اور غریب بھی اور آج میں نے پھر اچھی طرح اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ دونوں کیلئے یہ مطالبہ یکساں طور پر ضروری ہے اور دونوں کے لئے مفید ہے اس کے بغیر نہ ہماری اقتصادی حالت درست ہوسکتی ہے اور نہ مذہبی جدوجہد وسیع ہوسکتی ہے۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص642)

”نہ شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ روپیہ ضائع کرو اور نہ اس بات کی اجازت دی ہے کہ اس طرح سنبھال کر رکھ لیا جائے کہ وہ لوگوں کے کام نہ آئے۔ان دونوں باتوں پر غور کرنے سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ یہی کہ سادہ زندگی بسر کرو اور روپیہ اس طرح خرچ کرو کہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔مثلاً تجارتیں کرو کیونکہ تجارت میں ہزاروں لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے، بعض کو نوکریوں کے ذریعہ فائدہ پہنچ جاتا ہے، بعض کو دلالی کے ذریعہ سے، بعض کو حرفت کے ذریعہ سے۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص344)

”پس میں آج پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ سادہ زندگی کا مطالبہ تحریک جدید کے اہم مطالبات میں سے ایک ہے۔اس کا اقتصادی پہلو اور مذہبی سیاسی پہلو دونوں بہت اہمیت رکھتے ہیں اور اگر ہم اس کے ذریعہ غریب اور امیر کے فرق کو کسی حد تک مٹانے اور مساوات کی اس روح کو جو (دین) قائم کرنا چاہتا ہے قائم رکھنے میں کامیاب ہوجائیں تو یہ ایک عظیم الشان کام ہوگا جو لاکھوں، کروڑوں بلکہ اربوں، کھربوں روپیہ سے زیادہ قیمتی ہے بلکہ دنیا کی تمام دولت سے زیادہ بیش قیمت ہے۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص636)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

”آپ اپنے ان بھائیوں کی مدد نہیں کرسکتے، جب تک آپ اپنی زندگی کو سادہ نہ بنائیں۔ خصوصاً کھانے کے معاملہ میں۔تو اب وقت ہے کہ ہم ایک تو تحریک جدید کے اس مطالبہ پر نئے سرے سے عمل پیرا ہوجائیں، جس کو ہم ایک حد تک بھول چکے ہوئے ہیں کہ اپنے کھانے میں سادگی کو اختیار کریں۔اور نہ صرف اپنے لئے روپیہ بلکہ اپنے بھائی کے لئے کھانا بھی بچائیں۔ جب آپ کھانا ضائع کرتے ہیں تو دو چیزوں کا ضیاع ہوتا ہے۔آپ کے روپے کا اور آپ کے بھائی کی غذا کا۔اگر آپ مثلاً آدھ سیر آٹے کی بجائے چھ چھٹانک کھائیں تو آپ کے دو چھٹانک کے پیسے بچ گئے۔آپ کے بھائی کیلئے دو چھٹانک گندم بچ گئی۔تو کھانا کم کھائیں، کھانا سادہ کھائیں تاکہ وہ لوگ، جن کو آپ سے زیادہ ضرورت ہے، ان کے پیٹ بھر جائیں۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد چہارم ص123)

سادہ زندگی کا تعلق سیاسیات سے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:”یہ جو سادہ زندگی کی تحریک میں نے تحریک جدید کے سلسلہ میں کی تھی اس کا ایک حصہ مذہبی سیاست کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی اس زمانہ میں چونکہ اسلامی حکومت نہیں ہے اس لئے وہ مساوات جسے حکومتیں ہی قائم کرسکتی ہیں اس زمانہ میں قائم نہیں ہوسکتی اور آج کل مسلمان امیر و غریب میں ویسا ہی امتیاز کرنے لگے ہیں جیسا ہندو یا عیسائی کرتے ہیں کیونکہ مسلمانوں کی اپنی حکومت نہیں اور ان کے سامنے کوئی نمونہ نہیں۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ 630)

سادہ زندگی اور مساوات

”اخراجات میں کمی کرنا انسان کے بس کی بات ہوتی ہے۔جو لوگ پینشن لیتے ہیں وہ فوراً اپنے اخراجات کو کم کردیتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہزار تنخواہ تھی تو پنشن پانچ سو رہ جاتی ہے، پانچ سو ہو تو اڑھائی سو اور سو ہو تو پچاس روپے پنشن لینے والا اس کے مطابق اپنے اخراجات میں بھی کمی کردیتا ہے۔جب دنیوی حالات میں تبدیلی کی وجہ سے اخراجات میں کمی کی جاسکتی ہے تو دین کے لئے ایسا کرنا کیا مشکل ہے؟ حالانکہ ایسا کرنے میں سراسر ہمارا اپنا فائدہ ہے کیونکہ جو بچت ہوگی وہ ہمارے ہی کام آئے گی۔شادی بیاہ اور دوسری ایسی ضروریات کے موقعہ پر قرض نہ لینا پڑے گا یا اگر اس بچت سے ان کی جائیدادیں بڑھیں گی تو ان سے ان کی آمد میں اضافہ ہوگا اور وہ ان کے اور ان کی اولادوں کے کام آئیں گی۔تو بہت سے فوائد اس کے نتیجہ میں پیدا ہوں گے اور سادہ زندگی کے فوائد کا یہ اقتصادی پہلو ہے۔خلاصہ یہ کہ ایک پہلو اس تحریک کا مذہبی سیاسی تھا تاکہ جماعت میں ایسی روح پیدا ہوجائے کہ مساوات قائم رہے اور چھوٹے بڑے کا امتیاز مٹ جائے اور یہ تفرقہ آگے جا کر دوسرے بڑے تفرقوں کا موجب نہ ہو۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص633)

”یہ خیال بالکل غلط ہے کہ سادہ زندگی کا مطالبہ صرف امراء کے لئے ہے، غریب کا تو پہلے ہی بمشکل گزارہ ہوتا ہے وہ بچت کس طرح کرسکتا ہے؟ کیونکہ امیر کو اگر ضرورت کے وقت زیادہ رقم درکار ہوتی ہے تو غریب کو اسی نسبت سے کم رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔امیر کہتا ہے کہ اس وقت اگر دس ہزار روپیہ ہو تو کام چل سکتا ہے مگر غریب کہتا ہے کہ اگر پانچ روپے ہوں تو کام چل سکتا ہے۔کام دونوں کے رکے ہوئے ہوتے ہیں امیر کا دس ہزار کے لئے اور غریب کا پانچ کے لئے۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص634)

”پس اگر غریب بھی بچت کا خیال کریں تو اتنی تبدیلی اخراجات میں کرلیں کہ ایک آنہ ماہواری بچالیں تو انہیں بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص634)

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہت سادہ تھی اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے بغیر ساری دنیا کی ترقی کا سامان ہو ہی نہیں سکتا۔اسلام بے شک اس کی اجازت دیتا ہے کہ روپیہ کماؤ مگر اسے خرچ اس طرح کرنے کا حکم دیتا ہے کہ سب بنی نوع انسان اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔سادہ زندگی سے صرف بچت ہی نہیں ہوتی بلکہ اور بھی کئی فوائد ہوتے ہیں۔مہمان نوازی میں مدد ملتی ہے جو اعلیٰ درجہ کے اخلاق میں سے ایک ہے اور جسے حضرت خدیجہؓ نے نبوت کی تصدیق میں بطور ثبوت پیش کیا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تو آپ بہت گھبرائے ہوئے گھر پہنچے اس وقت حضرت خدیجہؓ نے آپ کو تسلی دی اور کہا کہ آپ میں یہ یہ خوبیاں ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص638)

”اس کے بعد میں دوستوں کو تحریک جدید کے اس حصہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو سادہ زندگی اختیار کرنے کا ہے۔میں نے اس کی طرف متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے اور علاوہ تحریک کے ایام کے دوسرے وقتوں میں بھی توجہ دلائی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں جہاں تک (دین) پر غور کرتا ہوں مجھے اس کے تمدن کا یہ نقطہ مرکزی نظر آتا ہے اور میں سمجھتا ہوں ہزاروں قومی خرابیاں تکلفات سے پیدا ہوتی ہیں۔غریب اور امیر کا فرق یا تمدنی تعلقات کی ترقی یہ سب مبنی ہیں سادہ زندگی یا پرتکلف زندگی پر۔جیسی جیسی کسی انسان یا قوم کی زندگی ہو اس کے مطابق قومی تعلقات اور تمدنی تعلقات ترقی کرتے ہیں یا تنزل کرتے ہیں۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل ص343)

”پس تحریک جدید کی غرض کو سمجھو اور اپنی زندگیوں کو اور بھی سادہ بنانے کی کوشش کرو اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ تعیش کے سامان خواہ کس قدر کم ہوں، یقینی طور پر وہ امیر اور غریب میں دوری پیدا کردیتے ہیں۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم ص250)

”پس تعیش کے سامانوں کو مٹاؤ، اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ اور اس امر کو سمجھ لو کہ سادہ زندگی دلوں میں محبت پیدا کرتی اور فسادوں اور لڑائیوں کو دنیا سے دور کرتی ہے۔میں پھر کہتا ہوں، اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ اور (دین) کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرو تاکہ دنیا تمہارے لئے بھی جنت بن جائے اور تمہارے دوسرے بھائیوں کے لئے بھی جنت بن جائے۔اے میرے رب تو ہمیں اس کی توفیق دے۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم ص251)

”اسی طرح جو نوجوان اپنے آپ کو مروجہ مغربی فیشن کا شکار ہونے سے بچاتے ہیں، ٹائی اور سوٹ کے یک رنگ ہونے کی فکر میں وقت ضائع

نہیں کرتے اور سادگی اختیار کرتے ہیں تا نمازوں میں آسانی پیدا ہو سکے اور تا وہ غریبوں کے ساتھ آسانی سے مل سکیں اوراس طرح جماعت کے غریب طبقہ کوابھارنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ بھی دین کے لئے اپنی جان کوقربان کرنے والے ہیں۔یا جوشخص امیر ہونے کے باوجود سادہ کھانا کھاتا ہے تا وہ دین کے لئے روپیہ بچاسکے تاغریبوں کے لئے اس کا دستر خوان وسیع ہواور تا جماعت میں غریب اور امیر کے بے تکلفانہ میل جول کی روح پیدا ہواور غریب طبقہ میں حرص وآز کے پیدا ہونے کا موجب نہیں بنتا، وہ گواپنے گلے پرخنجرنہیں پھیرتا مگر پھر بھی وہ دین کے لئے اپنی جان کوقربان کرنے والا ہے۔''

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد دوم ص389)

''.....پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے،(دین) کی خدمت کا احساس ہے،ان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگیوں کوسادہ بنائیں اور ایسا بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدمت (دین) کرنے کے قابل ہوسکیں اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں،جس کے بغیر دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا اور جب تک حقیقی مساوات قائم نہیں ہوتی، دنیا سے مفاسد،تفرقے اورعیاشی کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔''

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد دوم ص486)

سادہ زندگی دعوت الی اللہ کیلئے کیسے ضروری ہے

''اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ سادہ بنائیں۔کھانے،پینے،پہننے میں سادگی پیدا کریں۔ اپنے ماحول کوسادہ بنائیں۔اپنی گفتگو میں سادگی اختیار کریں۔جب تک زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی نہ اختیار کی جائے گی،(دعوت الی اللہ) کماحقہ نہیں کی جاسکے گی۔جس شخص کی زندگی سادہ نہ ہو،وہ سادہ تمدن رکھنے والےلوگوں سے خطاب بھی نہیں کرسکتا،وہ ان کواپنی بات سمجھا بھی نہیں سکتا اوران تک اپنی آواز نہیں پہنچاسکتا اوراس طرح ان کی ہدایت کا موجب نہیں بن سکتا۔پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا آدمی میدان میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے کس طرح خطاب کرسکتا ہے؟ آدمی انہی لوگوں سے بات چیت کرسکتا ہے جواس کے سامنے ہوں۔''

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد دوم ص444)

''اسی طرح جن لوگوں کا تمدن بلند ہو،سادہ تمدن کے لوگوں کے ساتھ ایسا تعلق نہیں رکھ سکتے، جو (دعوت الی اللہ) کیلئے ضروری ہے۔اور یہ تعلق قائم نہیں ہوسکتا جب تک کہ دوسروں کا تمدن بھی ویسا ہی بلند نہ ہوجائے یا اونچا تمدن رکھنے والے سادگی اختیار کر کے نیچے نہ آجائیں۔اور جب تک ہم تمدنی لحاظ سے دوسروں کو اوپر نہیں لے جاسکتے،اس وقت تک ہمیں چاہئے کہ خود نیچے آجائیں۔ ہاں جب سب لوگ اوپر آجائیں تو ہم بھی اوپر آسکتے ہیں۔(دین) مساوات چاہتا ہے اوراس کی یہی صورت ہے کہ یا سادہ تمدن رکھنے والوں کواوپر لایا جائے اوراگر یہ نہ ہو سکے تو دوسرے اورزیادہ سادگی اختیار کریں۔اگر کوئی جماعت چاہتی ہے کہ معیار زندگی کو بلند کرے تو اسے کوشش کرنی چاہئے کہ دوسروں کا معیار زندگی بھی بلند ہو اور جب تک یہ نہ ہو،اپنا معیار بھی نیچے رکھے تا مساوات قائم ہو سکے اور باہم میل جول میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد دوم ص445)

''اسی طرح سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک ہے۔گو یہ بھی حکم نہیں بلکہ بعض حالات میں قرآن کریم کا حکم ہے کہ **و اما بنعمتہ ربک فحدث** اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے تو انسان کے بدن پر بھی اس کا اثر ظاہر ہونا چاہئے۔مگر آج (دین) کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اورایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیے (دین) کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کوبھی جہاں تک چھوڑسکیں،چھوڑ دیں۔جب تک ایسا نہ کیا جائے،(دین) کوترقی حاصل نہیں ہوسکتی آج ہمیں جائز خواہشات کو بھی (دین) کیلئے ترک کردینا چاہئے''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد دوم ص486)

جماعت کومختلف پیراؤں میں نصائح

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''ربوہ کی تمام مجلسیں ،ادارے ،پریزیڈنٹ صاحبان،سیکرٹری مل کرایسی کوشش کریں کہ ہرمرد عورت،جس کے لئے مادی لحاظ سے تحریک جدید میں حصہ لینا ممکن ہے،وہ اس میں حصہ لےاور پھر وہ اپنے وعدے کوجلدی سے پورا کرے۔اور یہ تبھی ہو سکتا ہے،جب باقی شرائط کو بھی پورا کیا جائے۔میں نے دیکھا ہے کہ باقی شرائط پر ہمارے گھر میں بھی اب پوری طرح عمل نہیں ہورہا۔اوروہ شرائط سادہ زندگی بسر کرنا،فضول خرچی سے بچنا اور زیورات اور کپڑوں پرزیادہ خرچ نہ کرنا،ایک سالن کھانا،سینما اورتماشوں میں نہ جانا''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد سوم ص202)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''بہت سی جماعتیں اور بہت سے افراداس چیز کوبھولتے جارہے ہیں۔اگر ہم مثلاً بدقسمتی سے سینما دیکھنے کے عادی ہوں اوراب سینما دیکھنا چھوڑ دیں تو وہ دس،پندرہ روپے جوہم سینما دیکھنے پرخرچ کرتے تھے،وہ ہمارے پس بچ رہیں گے اوراگر ہم چاہیں تو یہ رقم خدا کی راہ میں دے سکتے ہیں۔پس میں جماعت کواس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک جدید کے وہ مطالبات،جوسادہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں،ان کو جماعت میں دہرایا جائے اورافراد جماعت کو پابند کیا جائے کہ وہ ان مطالبات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کوسادہ بنائیں''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد چہارم ص71)

''اس تعلیم نے انسانی فطرت کے ہر پہلو کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے۔کوئی حکم تکلیف پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ تکالیف دور کرنے کے لئے اور ان سرچشموں اورمنبعوں کو بند کرنے کے لئے ہے، جہاں سے مصیبتیں اور تکالیف بہہ نکلتی ہیں،انسان کی اپنی غلطی کے نتیجہ میں۔لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بہت سے جھوٹے خوف ہیں،ہماری زندگی میں،جوہمیں نیکی کی راہوں کو اختیار کرنے سے روکتے ہیں۔مثلاً سادہ زندگی کا حکم ہے ایک عورت کہتی ہے کہ اگر میں سادہ رہی تو میری ہمسائیاں جو ہیں،وہ کیا کہیں گی۔ان ہمسائیوں کی خاطر اوران کے خوف سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو وہ توڑ دیتی ہیں''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد پنجم ص775)

''اس واسطے اللہ تعالیٰ نے بنیادی طور پر یہ حکم دیا ہے، **فلا تخشوھم** دنیا کی کسی ایسی طاقت سے یا ایسے معاشرہ سے یا ایسے ماحول سے یا ایسی تنقید سے تم خوفزدہ نہ ہو،جس کے نتیجہ میں تمہیں مجھ سے دوری کی راہوں کو اختیار کرنا پڑے۔**فلا تخشوھُم** ایسی چیزوں کی خشیت تمہارے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ **واخشونی** صرف میری، صرف میری، صرف میری خشیت تمہارے دلوں میں پیدا ہو''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد پنجم ص775)

پھر آپ نے فرمایا:

...... سادگی میں بڑی برکت ہے۔ سادہ خوراک اور سادہ لباس صحت مند معاشرہ کے لئے دو بنیادی امور ہیں۔اگر قوم ان دو امور پر عمل پیرا ہوجائے تو انشاء اللہ،بہت جلد جادہ ترقی پرگامزن ہوجائے گی''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد چہارم ص813)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''تحریک جدید کے بہت سے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ دوست اپنی زندگی کو تعیش سے بچا کر سادگی کی طرف لے آئیں۔دنیا نے آج مختلف زینتوں اور تعیش اور کئی قسم کے لہو و لعب کے سامان ایجاد کر لئے ہیں۔اگر انسان ان میں مبتلا ہوجائے یا کوئی قوم یا معاشرہ ان میں مبتلا ہوجائے تو پھر ان سے اپنا دامن چھڑا کر اپنے آپ کو خدمت کے کاموں کی طرف مائل کرنا بہت مشکل کام ہوجاتا ہے''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد ششم ص22)

''پس ایسی قومیں،جنہوں نے عظیم الشان کام کرنے ہوں جنہوں نے عظیم الشان خدمات بجا لانی ہوں،جنہوں نے (دین) کے عالمگیر غلبہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنی ہوں ان کے معاشرہ میں لازماً سادگی کی آب وہوا ہونی چاہیے۔ورنہ تعیش کی آب وہوا میں پلنے والے پودے سادگی کی آب و ہوا زندہ نہیں رہ سکتے اور سادگی کی آب وہوا میں پلنے والے تعیش کی آب ہوا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ پس ہمیں اپنا ایک ماحول پیدا کرنا پڑے گا،اپنی ایک فضا پیدا کرنی پڑے گی۔جس ملک میں بھی ہم رہیں، اس ملک کی فضا سے اس حد تک مختلف ہوگی،جس میں مذہبی اقدار زیادہ ہوں گی اس میں سنجیدگی زیادہ ہوگی اس میں سادگی زیادہ ہوگی۔اس میں زندگی کی لذتوں کے رخ مختلف ہوں گے''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد ششم ص220)

امام وقت ہی تشریحات کرسکتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

''حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس کی اجازت دی تھی کیونکہ ایک لمبے عرصہ تک اس حکم کی پابندی میں بھی ساری تبدیلیاں پیدا ہوئیں معاشرہ میں اورزندگی کے معیار بدلے۔تو یہ بات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سامنے کئی دفعہ پیش کی گئی کہ بیاہ اورموت فوت میں کچھ تو فرق ہونا چاہیے۔یعنی بالکل ہی ویسی ہی خاموشی طاری ہو،جیسی کسی کے فوت ہونے پراور کچھ بھی فرق نہ ہو تو یہ اچھا نہیں لگتا۔آخر خوشیاں منانا بھی تو انسان کی زندگی کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے عرض کیا گیا کہ حضور اتنی سی اجازت دے دیں کہ گرمیوں میں پانی پیش کردیا جائے، سردیوں میں چائے کی پیالی یا پان وغیرہ قسم کی کوئی چیز پیش کردی جائے۔تواس پر حضور نے اجازت دے دی تھی اوراس پرعمل درآمد ہوا۔اس لئے جس کام کے کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت ہو،اسے گناہ سمجھنا،بڑی غلطی ہے''۔

(تحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلد ششم ص27-426)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''مثلاً پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سادگی اختیار کر کے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے۔بعض لوگوں کو بلاضرورت گھروں میں بے تحاشا مہنگی سجاوٹیں کرنے کا شوق ہوتا ہے،سجاوٹ تو ہونی چاہئے،صفائی بھی ہونی چاہئے،لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سجاوٹ صرف مہنگی چیزوں سے ہوتی ہے۔تو بہت سارے ایسے بھی ہیں جو پیسے جوڑتے ہیں تا کہ سجانے کی فلاں مہنگی چیز خریدی جائے، بجائے اس کے کہ یہ پیسے جوڑیں کہ فلاں کام کیلئے چندہ دیا جائے۔ پھر شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں۔ اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہوسکتی ہیں، (بیوت الذکر) کی تعمیر میں دیا جاسکتا ہے اورکاموں میں دیا جاسکتا ہے،مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے''۔

(خطبہ جمعہ 3 نومبر 2006ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

فری میڈیکل کیمپ

(احمدیہ کلینک کسوموں کینیا)

مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے احمدیہ طبی اداروں میں خدمات سرانجام دینے والے واقف ڈاکٹر صاحبان اپنے اپنے ہسپتال اور کلینک میں مریض دیکھنے کے ساتھ ساتھ قریبی علاقہ جات میں فری میڈیکل کیمپ کا بھی انعقاد کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ کلینک کسوموں (Kisumu) کینیا تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 23-جون 2013ء کو Siri Guru Ram Garhia Gurduwara میں ایک کامیاب فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ صبح 10 بجے سے شام 4.35 بجے تک جاری رہا۔ اس میڈیکل کیمپ سے 34 مریضوں نے استفادہ کیا۔ قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام واقف ڈاکٹرز اور اساتذہ کرام کو دل وجان کے ساتھ خدمت کی توفیق دے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم مجید اللہ بلوچ صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم کامران خالد بلوچ صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 4 جون 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام شایان بلوچ تجویز ہوا ہے۔ نومولود حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور درازی عمر والا بنائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم فرخ احمد صاحب ولد مکرم نصیر احمد بسراء صاحب وصیت نمبر 77720 نے مورخہ 13 مارچ 2008ء کو گرین ٹاؤن کراچی سے وصیت کی بعد ازاں مکرم فرخ احمد صاحب کراچی سے ربوہ شفٹ ہو گئے ربوہ میں بھی موصی صاحب کا دفتر سے رابطہ نہ ہے اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو فوری مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دارالصناعۃ کے کاموں میں اضافہ

اب دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہر قسم کی سنگل فیز، تھری فیز موٹر وائنڈنگ، اوپن اور انڈر گراؤنڈ وائرنگ، سولر پینل کی وائرنگ اور اپ گریڈ کرنے کا بھی تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

(نگران دارالصناعۃ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ آصفہ شاکر صاحبہ ترکہ مکرم محمد اشرف صاحب)

مکرمہ آصفہ شاکر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد اشرف صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 19 بلاک نمبر 5 محلّہ دارالیمن برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ القیوم بشریٰ صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ آصفہ شاکر صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ امینہ صادقہ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ نعیمہ کاشف صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ عطیہ جاوید صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ مبشریٰ شاکر صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ نصرت الٰہی صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ فوزیہ شاہدہ صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ صوفیہ صاحبہ (بیٹی)
10۔ مکرمہ ثمرینہ صاحبہ (بیٹی)
11۔ مکرم محمد فخر الدین اکبر صاحب (بیٹا)
12۔ مکرم محمد بشیر الدین اظہر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اکرم عمر صاحب ترکہ مکرم حکیم محمد افضل صاحب)

مکرم محمد اکرم عمر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم حکیم محمد افضل صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 19 بلاک نمبر 5 محلّہ دارالیمن برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم محمد اکرم عمر صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم محمد انور قمر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد اصغر شاہد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم محمد انعام ناصر صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم محمد ایوب صابر صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیٹی)
10۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج و معالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔ دانتوں کی بھرائی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق یہ عارضی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 2 دورہ جرمنی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

آئے تھے۔

اس کے علاوہ Gieben کی جماعت سے آنے والے احباب یکصد کلومیٹر Dusseldorf سے آنے والے 230 کلومیٹر اور Bielefeld سے آنے والے 330 کلومیٹر، ہمبرگ (Hamburg) سے آنے والے احباب پانچصد کلومیٹر اور برلن (Berlin) سے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے آنے والے احباب پانچصد پچاس کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے ان دو رویہ کھڑے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی میں آجکل غروب آفتاب نو بجکر چالیس منٹ کے لگ بھگ ہے۔ پروگرام کے مطابق نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین یہاں پہنچے تھے اور جن کی تعداد ہزار کے لگ بھگ تھی ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو گزشتہ چند ماہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس سعادت پر بے حد خوش تھے اور سجدات شکر بجالاتے تھے اور ان مبارک اور بابرکت گھڑیوں سے فیضیاب ہو رہے تھے جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کر رہی تھیں۔ ان کی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی اور یہ لمحات ان کی زندگی میں پہلی بار آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار علامتی حد عبور کر گئی

فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار علامتی حد سے تجاوز کر گئی ہے۔ امریکی ریاست ہوائی میں واقع ایک تجربہ گاہ کے مطابق پہلی بار کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار 400 حصے فی دس لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فضا کے ہر دس لاکھ مالیکیولز میں سے 400 کاربن ڈائی آکسائیڈ کے ہیں۔ ماؤنا لوا نامی آتش فشاں میں واقع یہ سٹیشن 1958ء سے اب تک کاربن ڈائی آکسائیڈ کا ریکارڈ برقرار رکھ رہا ہے جس کی رپورٹ کے مطابق اس سے قبل 30 سے 50 لاکھ سال پہلے کاربن ڈائی آکسائید کی مقدار 400 حصے فی دس لاکھ تک پہنچی تھی تاہم اس وقت انسانوں کا وجود نہیں تھا۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ انسانوں کی پیدا کردہ سب سے اہم گرین ہاؤس گیس ہے جو حالیہ عشروں میں زمین کے درجہ حرارت میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔ انسان کوئلہ، گیس اور تیل جلا کر یہ گیس پیدا کرتے ہیں جو فضا میں جمع ہو جاتی ہے۔ جنگلات اور پودے اس گیس کو فضا سے جذب کر لیتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ ممکنہ طور پر آنے والے مہینوں میں گیس کی مقدار 400 حصے فی دس لاکھ سے کم ہو جائے گی لیکن مجموعی رجحان گیس کی مقدار میں اضافے کا ہے۔

کچرا درآمد کرنا شروع کر دیا

ترقی پذیر ممالک میں صفائی کی ناقص صورتحال اور کوڑے کے ڈھیر چند بنیادی مسائل میں شمار کئے جاتے ہیں تاہم یورپی ملک ناروے میں اس کے برعکس صورتحال ہے جہاں کچرا نہ ہونا ایک مسئلہ بن گیا ہے، بتایا گیا ہے کہ اوسلو میں بجلی کی پیداوار کا انحصار کچرے پر ہے تاہم صفائی کے زبردست نظام کی وجہ سے وہاں کوڑا پیدا ہونا کم ہو گیا ہے اور حیران کن طور پر 14 لاکھ نفوس پر مشتمل اس شہر کو توانائی کی فراہمی کیلئے دیگر ممالک سے کچرا درآمد کیا جا رہا ہے، ناروے آجکل ایسے ممالک کی تلاش میں ہے جہاں بڑے پیمانے پر کچرا موجود ہو۔ تاہم اس ضمن میں ایک مشکل یہ درپیش ہے کہ بجلی پیدا کرنے کیلئے خاص قسم کا کچرا چاہئے اور ہر قسم کے کوڑے سے بجلی پیدا نہیں ہوتی۔

(روزنامہ دنیا 5 مئی 2013ء)

امریکی طلباء کلاس روم میں سونے کے حوالے سے سب سے آگے

اس میں شک نہیں کہ ٹیکنالوجی کے میدان میں امریکہ دنیا بھر میں سرفہرست ہے تاہم حال ہی میں ایک تحقیق سامنے آئی ہے جس میں امریکی طلباء کو دنیا بھر میں بدترین قرار دیا گیا ہے۔ تحقیق کے مطابق غذائیت اور خاندانی آمدن کے ساتھ ساتھ کلاس روم میں سونے کے حوالے سے بھی امریکی سب سے آگے ہیں۔ 50 ملک کے 9 لاکھ طلباء پر مشتمل اس تحقیق میں محققین نے نوٹ کیا کہ کلاس روم میں سونے کے حوالے سے امریکی سب سے زیادہ بدنام ہیں اور 9 سے 14 سال کے طلباء کی 80 فیصد تعداد کلاس روم میں سونا پسند کرتی ہے، اس حوالے سے نیوزی لینڈ دوسرے، سعودی عرب تیسرے، کویت چوتھے اور آسٹریلیا پانچویں نمبر پر ہے۔

☆.......☆.........☆

ربوہ میں طلوع و غروب 4 جولائی

طلوع فجر	3:37
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 جولائی 2013ء

1:35 am	دینی و فقہی مسائل
2:10 am	مشاعرہ
3:00 am	خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2007ء
6:10 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
8:00 am	مشاعرہ
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	دورہ حضور انور یوکے
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
6:00 pm	خطبہ جمعہ 28 جون 2013ء
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm	حضور انور کا دورہ یوکے

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
15 جولائی سے نئی کلاس کا آغاز۔ داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
0314-3213399
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

ٹیکنیکل کارکن کی ضرورت ہے
رابطہ نمبر:
Tel:047-6211866
Mob: 0333-6549164
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10

ایک نام
مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گراؤنڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com